

ایران و مردم و فرنگ سے انواع انواع کے کپڑے منگوائے، چاندنی
میں پھیلانے، کوئی مسکا بھی نہیں۔“

شاعر کا مطلب یہ ہے کہ محبوب کے چہرے پر خط نکل آنے سے کاکل کی
دلکشی و دلآویزی میں کوئی فرق نہیں آیا۔

۳۔ شرح :- میں نے چاہا تھا کہ مر جاؤں اور اس طرح وفا کے غم و درد
اور مصیبتوں سے نجات حاصل کر لوں اور وفاداری کے تقاضوں کو پورا کرنا نہایت
پریشانی اور کوفت کا باعث ہے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ محبوب کا پیشہ ہی ظلم و ستم
اور جور و جفا ہو، لیکن ظالم محبوب میرے مرنے پر بھی راضی نہ ہوا اور مجھے وفا
کے رنج و غم سے مخلص نہ مل سکی۔

شعر کا یہ پہلو خاص توجہ کا محتاج ہے کہ عاشق اپنے محبوب کے جور و جفا کے
باد جود وفا کے تقاضے پورے کر رہا ہے۔ جب وہ سمجھتا ہے کہ تقاضے پورے
کرنا ناقابل برداشت مصیبتوں کا سامان ہے اور ان سے رہائی پانا چاہتا ہے تو
اس حالت میں بھی اپنی خواہش پر محبوب کی رضا کو ترجیح دیتا ہے۔ یہی سچے عاشق
کا خاصہ ہے۔ محبوب عاشق کے مرنے پر غالباً اس لیے راضی نہ ہوا کہ یہ امر اس
کی بدنامی کا باعث تھا۔

۴۔ لغات - جادہ : راستہ - پگڈنڈی۔

تقویٰ : جسے شاعر نے ایرانیوں کے طریقے کے مطابق تقویٰ باندھا
ہے (مثلاً عیسیٰ، عیسیٰ، لیلیٰ، لیلیٰ) پرہیزگاری۔

شرح :- میرا دل شراب اور پیالے کے خیالات کی گزرگاہ ہی نہیں
اگر میرا سانس پرہیزگاری کی منزل کے لیے پگڈنڈی نہ بن سکا تو کچھ مضائقہ نہیں۔
شاعر کہتا ہے چاہتا ہے کہ اگر مجھے پرہیزگاری نصیب نہیں تو زندگی اور مے نوشی
ہی ہو، دونوں میں سے ایک حالت کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ یہ مناسب نہیں کہ نہ
زندگی ہو، نہ نکوکاری۔